حضرت علامہ شمس الحق افغانی مدظلہ

سوشلزم

ایک معاشی تحریک یا ایک جدید مذہب؟

> سوشلزم صرف ایک معاشی تحریک نہیں بلکہ ایک جدید مذہب ہے جو تمام ادیان سابقہ، الٰہی تعلیمات، اخلاقی اقدار اور خود سرچشمہ دین حق یعنی ذات خداوندی کے خلاف ہے اور کامریڈوں کی زندگی کی راہ میں سے ہر رکاوٹ دور کرنا اس دینِ جدید یا دین یہودی کا مقصد ہے جس کے بانی شوپن ہار، مارکس اور لینن یہودی تھے۔

★

اس سے قائم ہوتا ہے کہ انسان کو مذہب سے ہٹایا جائے۔ چنانچہ وائٹ کمیونزم از ویب ص۱۴۵ میں ہے کہ کمیونزم کا ممبر اس شخص کے علاوہ کوئی نہیں ہو سکتا جو صدق دل سے صاف صاف اس بات کا اعلان نہ کردے کہ وہ دہریہ ہے، یعنی منکرِ خدا ہے۔

اینجلز لکھتا ہے کہ ہماری پارٹی طبقہ وار شعور رکھتی ہے، اور مزدوروں کی آزادی کے لئے جدوجہد کرتی ہے۔ ایسی پارٹی مذہبی اعتقادات سے پیدا کردہ جہالت سے غفلت نہیں برت سکتی۔ ہمارا ایک بنیادی مقصد ہے کہ مذہبی فریب خوردگی کو دور کیا جائے۔ (اینجلز ص۱۵)

مذہبی فریب خوردگی سے نجات دلانے کے لئے خلاف الوہیت (خدا) سوسائٹی کا قیام عمل میں آیا جس کا نصب العین اس کے الفاظ میں یہ تھا کہ ہم نے آسمانی زاروں کو تو عرش سے اتار پھینکا ہے جس طرح ہم نے اس زمین کے زاروں کو اتار پھینکا ہے۔ (حاشیہ اشتراکیت اور اسلام مسعود عالم ص۳)

مارکس نے مذہب کے انفرادی معاملہ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں قدم آگے بڑھا کر انسانی ضمیر کو مذہب کے اقتدار سے آزاد کرانا ہے۔

مذہب پر تنقید علم تنقید کا مبدہ ہے۔ (مارکس سوشلزم نمبر ص۱۹۲)

۶۔ مذہب عوام کے حق میں افیون کا اثر رکھتا ہے۔ (بحوالہ سابق)

۷۔ مذہب ازمنہ قدیمہ کی نظام غلامی کی بازگشت ہے۔ کیمونسٹ مینوفیسٹو کی تشریح دفعہ ۵۵ انہ ریزینوف۔

۸۔ ضابطہ اخلاق جو انسانی سماج سے باہر پایا گیا ہے، ہمارے لئے کوئی حیثیت نہیں رکھتا یہ ایک ڈھونگ ہے۔ ہمارا ضابطۂ اخلاق طبقاتی تصادم کے مفاد کا تابع ہے۔ (لینن)

ان مختصر جوابات سے آپ نے اندازہ لگالیا ہوگا کہ سوشلزم صرف ایک معاشی تحریک نہیں بلکہ ایک جدید مذہب ہے، جو تمام ادیان سابقہ اور الٰہی تعلیمات اور اخلاقی اقدار اور خود سرچشمۂ دین حق یعنی ذات خداوندی کے خلاف ہے۔ اور کامریڈوں کی درندگی کی راہ میں سے ہر رکاوٹ کو دور کرنا اس دین جدید یا دین یہودی کا مقصد ہے، دین سوشلزم جو دشمن انسانیت ہے۔ اس کے بانی شوپن ہار، مارکس اور لینن ہیں جو یہودی تھے، اور جن کا قول تھا کہ ہم نے بے زبان حیوانات پر تو سواری کی، اب ہم نے اس زمانے میں انسانوں کو سواری بنا دیا، جن کو جانوروں کی طرح استعمال کریں گے۔
(طنطاوی تفسیر الجواہر ج ۷ ص ۱۲۱)

تمام لڑائیوں کے در پردہ یہی یہود تھے۔ اب سوشلزم پرستی کا خلاصہ تمام بشری تاریخ اور تعلیمات آسمانی اور خود خدا سے کٹ کر ایک مغضوب یہودی قوم کے تین افراد کے بنائے ہوئے لائحہ حیات یا دین سے اپنی زندگی کو وابستہ کرنا ہے۔ باقی ہم نے سوشلزم کے متعلق جو کہا ہے کہ وہ دین ہے، یہ بات غیر تحقیقی نہیں، بلکہ کمیونسٹ پارٹی کا ترجمان ڈگلس ہائیڈ نے لکھا ہے کہ اشتراکی کارل مارکس اور اینجلز کو وہ درجہ دیتے ہیں جو صحف سماویہ کو دیا جاتا ہے۔ اس طرح چین میں ماوزے تنگ کی لال کتاب کی چینی تلاوت کرتے کرتے ہوائی جہاز اتارتے ہیں۔ یہ ان کے مذہبی جذبے کا اظہار ہے، اس لئے والٹیر نے کہا اگر خدا نہیں تو ہمیں ایک خدا بنانا پڑے گا۔ یہ وہ عاجز مصنوعی خدا ہے جو حقیقی خدا کی جگہ سوشلزم کے پرستاروں سے پوجا جاتا ہے۔

اس دین یہودی کے چند اور بنیادی افکار ملاحظہ فرمائیں:

فکر ۱: اشتراکیت کی شریعت میں کارل مارکس کو پیغمبر کی طرح تقدس حاصل ہے ——

ہیگل افلاطونی فلسفہ کی طرح افکار و تصورات کو اصل موثر و عامل اور حقیقت سمجھتا ہے اور فطرت کائنات اور انسانی تاریخ اور واقعات کو تابع سمجھتا ہے، لیکن ہیگل کا متبع کارل مارکس تصوریت کو خارجیت کا تابع سمجھتا ہے، لیکن واقع میں، دونوں نظریات کلی رنگ میں غلط اور جذباتی ہیں۔ کیونکہ بعض جگہ

تصوریت اصل اور خارجیت تابع ہے۔

فکر ۲ | مارکس کہتا ہے کہ مذہب جن اسباب وعوامل سے پیدا ہوا وہ خوف و بیچارگی کا احساس ہے، اب فطرت خارجی پر ایک حد تک انسان نے قابو پالیا۔ اس لئے خوف و دہشت باقی نہیں رہی تاکہ مذہب کا سہارا لینے کی ضرورت ہو۔

فکر ۳ | مارکس کہتا ہے کہ مادہ ازلی ہے اور اس کا وجود ہی ہمارے ادراک و شعور پر موقوف نہیں، اور کائنات کے جملہ مظاہر مادہ کی حرکت کے اثرات ہیں۔

ابدی صداقتوں اور وحی سے انکار | مارکس کہتا ہے کہ کوئی صداقت ابدی نہیں بلکہ حالات کی تابع ہے، حالات جب بدل جاتے ہیں تو صداقت بدل جاتی ہے، اس لئے کوئی صداقت ہمیشہ کے لئے صداقت نہیں، احوال حرکت مادہ کے نتائج ہیں، جو تغیر پذیر ہیں، تو صداقت بھی تغیر پذیر ہے، وحی کے متعلق کہتا ہے کہ انسان کی اندرونی قوت کے سوا کوئی اور ذریعہ علم نہیں، اس لئے وحی کا افسانہ غلط ہے۔

فکر ۴ | اشتراکیت کی شریعت میں کارل مارکس کو پیغمبر کی طرح تقدس حاصل ہے، اس لئے ہم مارکس فلسفہ کے افکار اسکی کتاب (سرمایہ) سے نقل کرکے اس پر تنقید کرتے ہیں تاکہ اس کی تضاد بیانی اور افکار کی ژولیدگی ناظرین پر واضح ہو جائے۔ ہیگل افلاطونی فلسفہ کی طرح افکار و تصورات کو اصل موثر و علل اور حقیقت سمجھتا ہے اور فطرت کائنات اور انسانی تاریخ اور واقعات کو اس کا تابع سمجھتا ہے، لیکن ہیگل کا متبع مارکس تصوریت کو خارجیت کا تابع سمجھتا ہے۔ لیکن واقع میں دونوں نظریات کلی رنگ میں غلط اور جذباتی ہیں، کیونکہ بعض جگہ تصوریت اصل اور خارجیت تابع ہے۔

سائنس کی ہلاکت آفرینیاں

لندن۔ ۱۱ر اکتوبر ۱۹۶۹ء۔ امریکی سائنس دان مصنوعی طریقوں سے ایک ایسی قسم کا پانی تیار کرنے کی کوشش کر رہے ہیں جسکا ایک قطرہ پوری دنیا کو تباہ کر سکتا ہے۔ برطانیہ کے ایک سائنس میگزین میں سے ایک امریکی سائنس دان نے خبردار کیا ہے کہ اس سیال مرکب کی تیاری سے احتراز کیا جائے کیونکہ اگر یہ مصنوعی پانی عام پانی سے مل جائے تو اس قدر شدید حرارت پیدا ہوگی جس سے پورا کرۂ زمین آگ کا دھکتا ہوا گولا بن جائے گا۔ اور کوئی چیز بھی زندہ نہیں رہ سکے گی۔ یہ اعتراض پنسلوانیا یونیورسٹی کے ڈاکٹر ڈونا ہو نے کیا ہے۔ امریکہ کی ایک فرم اس مصنوعی پانی کی تیاری کیلئے اپنی نگرانی میں تجربات کرا رہی ہے۔ اس کمپنی کے ایک ترجمان نے ڈاکٹر ڈونا ہو کے اعتراضات کی مخالفت کی ہے جس میں انہوں نے اسے دنیا کا خطرناک ترین مرکب قرار دیا ہے۔